S_1996_5_688_691

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس-سی-آر

سریدم چندر گھوش

بنام-

ریاست آسام اور دیگران

9 ستمبر 1996

کے-راماسوامی اور جی-بی-پٹنائک، جسٹسز

سروس کا قانون:

ثانوی تعلیم (صوبائی خدمات) ضابطے، 1982:

قواعد 9، 10 (اے)- ہیڈ ماسٹر کے طور پر کام کرنے والے اسسٹنٹ گریجویٹ ٹیچر کی تقرری کا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا- ہیڈ ماسٹر کی کسی دوسرے اسکول سے اس اسکول میں منتقلی- جسے عہدہ دار نے چیلنج کیا تھا- عدالت عالیہ نے چیلنج کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف ایک وقفے وقفے کا انتظام تھا جس کے ذریعے درخواست گزار ہیڈ ماسٹر کے طور پر کام کر رہا تھا جب تک کہ باقاعدہ عہدہ دار نے ہیڈ ماسٹر کا عہدہ سنبھال لیا- لہذا اسے اس عہدے پر کوئی حق نہیں ہے جب باقاعدہ عہدہ دار کو اس عہدے پر منتقل کر دیا گیا ہے- درخواست گزار سے نئے عہدے دار کو چارج حوالے کرنے کو کہنا ڈیموشن یا سزا کے مترادف نہیں ہے- چونکہ درخواست گزار اٹھا تھا- مجاز اتھارٹی کی طرف سے منظور کردہ منتقلی کے حکم کے نفاذ کی راہ میں، عدالت عالیہ نے ڈائریکٹر کو احکامات کو نافذ کرنے اور غلطی کرنے والے افسران کے خلاف مناسب کارروائی کرنے کی مناسب ہدایات دی ہیں- آسام سول سروس (نظم وضبط اور اپیل) قواعد-

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 16986-

1996 کے ڈبلیو اے نمبر 165 میں آسام عدالت عالیہ کے 29.5.96 کے فیصلے اور حکم سے-

درخواست گزار کی طرف سے این-این-کرماکر، ایس-سی-گھوش اور سومناتھ مکھرجی-

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ خصوصی اجازت کی درخواست گوہاٹی عدالت عالیہ کے 29 مئی 1996 کو ڈبلیو اے نمبر 165/96 میں دیے گئے فیصلے اور حکم کے خلاف دائر کی قابل ہے جس میں واحد جج کے حکم کی تصدیق کی قابل

ہے۔جب درخواست گزار کاہیلیپارا ہائی اسکول میں اسسٹنٹ گریجویٹ ٹیچر کے طور پر کام کر رہا تھا، ہائی اسکول کے ایک باقاعدہ عہدے دار کیشبلال کانجی لال 11.1.1995 پر ملازمت سے سبکدوش ہوئے تھے۔درخواست گزار سب سے سینئر اسسٹنٹ گریجویٹ ٹیچر ہونے کی وجہ سے اس عہدے پر اس وقت تک کام کرنے کو کہا گیا جب تک کہ کوئی نیا عہدہ سنبھال نہ لے۔انسپکٹر آف اسکولز، کامروپ ڈسٹرکٹ سرکل، گوہاٹی نے اپنی تاریخ کی کارروائی کے ذریعے درخواست گزار سے کہا کہ وہ اسکول اسسٹنٹ گریجویٹ ٹیچر کی حیثیت سے اپنی ڈیوٹی کے علاوہ ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے اضافی فرائض انجام دے جو تنخواہوں کو نکالنے اور تقسیم کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ناگاؤں ضلع کے لمڈنگ میں پرنب بدیا پیتی ہائی اسکول میں کام کرنے والے ایک باقاعدہ ہیڈ ماسٹر مکل چندررائے کو آرڈر ڈیٹ 15.2.1996 کے ذریعے موجودہ عہدے پر منتقل کر دیا گیا ہے جس میں درخواست گزار کام کر رہا ہے۔اس منتقلی کے حکم کو درخواست گزار نے عدالت عالیہ میں چیلنج کیا اور کہا کہ انہیں باقاعدگی سے ہیڈ ماسٹر کے طور پر ترقی دی گئی تھی، اس لیے ان کی جگہ مکل چندررائے کا تبادلہ نہیں کیا جا سکتا۔قابل واحد جج اور ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا تھا کہ درخواست گزار کو باقاعدہ بنیاد پر ہیڈ ماسٹر کے طور پر ترقی دینے کا کوئی حکم نہیں تھا۔وہ ایک باضابطہ ہیڈ ماسٹر کے طور پر جاری ہے۔لہذا، درخواست گزار کو ہیڈ ماسٹر کے عہدے کا کوئی حق نہیں ہے اور اس لیے منتقلی کے حکم کو قابل عمل قرار دیا گیا تھا۔چونکہ منتقلی کے حکم کی تعمیل نہیں کی جا رہی تھی، اس لیے عدالت عالیہ نے ڈائریکٹر ایجوکیشن کو اس کی عدم تعمیل کے ذمہ داروں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کی ہدایت کی تھی۔اس حکم کو زیر بحث قرار دیتے ہوئے، یہ خصوصی اجازت کی درخواست دائر کی گئی ہے۔

درخواست گزار کے وکیل شری این این کمار قابل دلیل دی ہے کہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ قابل سیکنڈری ایجوکیشن (صوبائی سروس) رولز، 1982 کے رول 9 پر انحصار کرنا غلط تھا۔یہ صرف اس صورت میں لاگو ہوگا جہاں ترقی کے ذریعے باقاعدہ بھرتی کی جاتی ہے۔قاعدہ 10 (اے) درخواست گزار پر لاگو ہوگا۔درخواست گزار کو عہدہ سنبھالنے کے لیے کہہ کر اس عہدے کو اپ گریڈ کیا گیا تھا اور اس لیے وہ اس عہدے پر برقرار رہنے کا حقدار ہے۔ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔قابل وکیل نے قاعدہ 10 (اے) کو اس میں مقرر کردہ تمام شرائط کے ساتھ پڑھا ہے۔ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر ترقی کے لیے اہل امیدواروں کے دعووں پر غور کرنے کے لیے یہ صرف ایک طریقہ کار کا حصہ ہے۔فہرست مجاز اتھارٹی کے ذریعے تیار کی جاتی ہے، جس میں پبلک سروس کمیشن یا کمیٹی کو، جیسا بھی معاملہ ہو، ایک سفارش کے ساتھ، متعلقہ دعووں پر غور کرنا تھا۔اس طرح کی فہرست کی وصولی کے بعد، دعووں پر پبلک سروس کمیشن یا کمیٹی کے

ذریعے، جیسا بھی معاملہ ہو، فہرست کی وصولی کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر غور کیا جانا چاہیے اور پھر باقاعدگی سے تقرری کے لیے سفارش کی جانی چاہیے۔ اس کے بعد تقرری قواعد کے مطابق کی جانی چاہیے۔

قاعدہ 9 نائب پرنسپل، اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر اور پوسٹ گریجویٹ اساتذہ کی منتخب فہرست میں سے ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر ترقی کے ذریعے تقرری کے لیے قابلیت اور طریقہ کار کا تعین کرتا ہے جن کے پاس خدمت میں 15 سال کا مسلسل تدریسی تجربہ ہوتا ہے۔ مانا جاتا ہے کہ درخواست گزار کو تقرری کا کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ریکارڈ سے دیکھا گیا ہے، یہ صرف ایک اسٹاپ گیپ انتظام تھا جو درخواست گزار کے ذریعہ ہیڈ ماسٹر کے طور پر کام کرنے کے لیے کیا گیا تھا جب تک کہ باقاعدہ عہدہ دار ہیڈ ماسٹر کا عہدہ سنبھال نہ لے۔ لہذا، باقاعدہ عہدہ دار کو اس عہدے پر منتقل کیے جانے کے بعد اسے اس عہدے پر معطل رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ درخواست گزار کو عہدے سے ہٹانا سزا کے مترادف ہے۔ آسام سول سروس (نظم وضبط اور اپیل) قواعد کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کا اطلاق نہیں کیا گیا ہے۔ یہ درخواست گزار کو ہیڈ ماسٹر کی ملازمت سے اسسٹنٹ گریجویٹ ٹیچر کے عہدے پر اتارا گیا ہے، اس لیے عدالت عالیہ نے قانونی شق کو نظر انداز کر دیا ہے۔ قانون کے بارے میں اپنے تصور میں تعلیم یافتہ وکیل کو مکمل طور پر غلط قابل گیا ہے۔ آسام سول سروس (نظم وضبط اور اپیل) کے قواعد صرف اس صورت میں لاگو ہوتے ہیں جہاں اصولوں کے مطابق سرکاری ملازم کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔ اس معاملے میں، چونکہ درخواست گزار فرائض انجام دے رہا تھا اور باقاعدہ عہدہ دار کو عہدہ سنبھالنا پڑتا ہے اور درخواست گزار کو چارج نئے باقاعدہ عہدے دار کے حوالے کرنا پڑتا ہے، اس لیے یہ نہ تو تخفیف ہے اور نہ ہی سزا۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اعتراض شدہ حکم منتقلی کا حکم نہیں ہے اور اس میں مکل چندر رائے کو چارج سنبھالنے کی کوئی ہدایت نہیں ہے یا درخواست گزار کو نوٹس نہیں دیا گیا ہے کہ اسے معزول کیا جائے۔ یہ دلیل بھی مکمل طور پر غلط فہمی ہے۔ آرڈر کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مکل چندر رائے کو ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کی جگہ تعینات کیا گیا تھا اور درخواست گزار جو ہیڈ ماسٹر کے طور پر کام کر رہے تھے انہیں چارج حوالے کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ لہذا، یہ مکل چندر رائے کے تبادلے کا واضح معاملہ ہے جو ایک باقاعدہ ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ منتقلی کا حکم مکل چندر رائے کے حق میں کوئی حق پیدا نہیں کرتا اور اسے نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے آرٹیکل 226 کے تحت عدالت عالیہ کے اختیارات کے استعمال کے بارے میں اس عدالت فیصلے پڑھے۔ ہم قابل مشیر دلیل کی تعریف کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اس عدالت نے اختیارات

کے استعمال اور دیئے گئے حالات میں اختیارات کے استعمال کی خودساختہ حد کو بڑھا دیا ہے۔

اس معاملے میں، چونکہ درخواست گزار مجاز اتھارٹی کی طرف سے منظور کردہ منتقلی آرڈر کے نفاذ کی راہ میں حائل تھا، عدالت عالیہ نے ڈائریکٹر کو احکامات کو نافذ کرنے اور غلطی کرنے والے افسران کے خلاف مناسب کارروائی کرنے کی مناسب ہدایت دی ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ منتقلی کے احکامات کو حکومت کو رائج قوانین کے مطابق نافذ کرنا ہے اور عدالت عالیہ ان احکامات میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ ہم اس دلیل کی تعریف کرنے سے بھی قاصر ہیں۔ جب حکومت منتقلی کے حکم کی عدم تعمیل کو غلطی کرنے والے افسر کی طرف سے ایک سنگین نظم وضبط کے طور پر دیکھتی ہے اور جب وہ شخص عدالت میں عدم تعمیل کی شکایت کرتا ہے، تو عدالت کو لازمی طور پر احکامات کو نافذ کرنا پڑتا ہے اور اس کے نفاذ کے لیے ہدایات دینی پڑتی ہیں۔ ان حالات میں، ہمیں درخواست میں کوئی میرٹ نہیں ملتا۔

لاگت کے حوالے سے درخواست کو بغیر کسی حکم کے خارج کر دیا جاتا ہے۔

جی۔این۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24